فقہ الانساب

مسئلہ کفو کے حوالہ سے

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

کے نسب پر محققانہ بحث

مفتی سید شاہ حسین گردیزی

مفتی سید شاہ حسین گردیزی علمی حلقوں کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں، آپ نے علامہ غلام رسول سعیدی کی شرح صحیح مسلم میں شائع ہونے والے مسئلہ کفو کے ضمن میں ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش کے نسب کے بارے میں علامہ سعیدی کی تحقیق کو تسلیم نہیں کیا اور ان سے اس مسئلہ میں علمی اختلاف کرتے ہوئے خود اس پر تحقیق کی ہے اور ایک نہایت مدلل مضمون سپردِ قلم کیا ہے۔

کفو کا مسئلہ مسائل نکاح میں سے ہے اور یہ ایک فقہی مسئلہ ہے چنانچہ مجلّہ فقہ اسلامی میں اس مضمون کی اشاعت کا مقصد ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے نسب کے حوالہ سے پیدا ہونے والے ابہام کو دور کرنے اور مسئلہ کفو کو واضح کرنے کی علمی کوششوں کی معاونت ہے۔

اہل علم میں سے کوئی صاحبِ علم کفو نسب کی اس خالص علمی، تاریخی بحث میں تحقیقی و علمی انداز میں شریک ہونا چاہیں تو ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ علامہ سعیدی اپنے مؤقف کی وضاحت میں کچھ کہنا چاہیں تو فقہ اسلامی کے صفحات ان کی وضاحت یا رجوع کی اشاعت کے لئے حاضر ہیں۔ (ادارت)

مولانا غلام رسول سعیدی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آزاد کردہ حضرت زید بن حارثہ اور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے نکاح کے واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک معزز ہاشمی لڑکی (زینب بنت جحش)
کا نکاح ایک غلام (زید بن حارثہ) سے کر دیا اور یوں کفو کی بڑائی کے بتوں
کے توڑنے کی ابتداء اپنے خاندان سے کی۔(۱)

مولانا سعیدی نے مندرجہ بالا عبارت میں حضرت زینب بنت جحش کو "ہاشمی لڑکی" قرار دیا ہے جو حقائق کے سراسر خلاف ہے۔ تاہم حضرت زینب بنت جحش کا ہاشمی ہونا یا نہ ہونا کوئی معقولات کا مسئلہ نہیں کہ اس پر عقلی دلائل قائم کئے جائیں۔ یہ تو منقولات سے متعلق ہے اور علم حدیث، سیرت، تاریخ، انساب اور اسماء الرجال کی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر ان کتابوں سے ان کا ہاشمیہ ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ ہاشمیہ ہیں اور اگر نہیں ہوتا تو وہ بنی ہاشم میں داخل تصور نہیں کی جاسکتیں۔

چنانچہ ہم نے مناسب سمجھا کہ پہلے قریش اور بنو ہاشم کے نسب پر بات کی جائے تاکہ یہ وضاحت ہو جائے کہ قریشی اور ہاشمی کسے کہیں گے۔ اس سلسلے میں سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسب کو بیان کریں جو قریشی اور ہاشمی الاصل ہیں تاکہ مسئلہ کی حقیقی نوعیت واضح طور پر سامنے آجائے۔

قریشی و ہاشمی :

علماء انساب نے اپنی اپنی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ درج کیا ہے۔
محمد بن سعد کاتب واقدی لکھتے ہیں :

حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مره بن کعب بن لوئی بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر بن کنانه بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔(۱)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شجرہ پر گفتگو میں ہم پہلے قریشی کی وضاحت کریں گے اور پھر ہاشمی پر بات ہوگی۔ قریشی کس کی اولاد کو کہا جاتا ہے۔ اہل علم کی اکثریت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ قریش نضر

۱۔ مولانا غلام رسول سعیدی، شرح مسلم شریف، ج ۳، ص ۹۶۸۔

۲۔ محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج ۱، ص ۲۸۔

کی اولاد ہیں اور ہم اس سلسلے میں بعض اہل علم کی تحقیق پیش کرتے ہیں جس سے یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی۔ ابن ہشام اپنی کتاب سیرت میں لکھتے ہیں :

النضر' قریش' فمن کان من ولده فهو قرشي. ومن لم یکن من ولده فلیس بقرشی (۱)

نضر' قریش ہے' جو اس کی اولاد ہے وہ قریشی ہے اور جو اس کی اولاد سے نہیں وہ قریشی نہیں۔

امام ابو الفداء اسمٰعیل بن کثیر لکھتے ہیں :

النضر هو قریش' فمن کان من ولده فهو قرشي ومن لم یکن من ولده فلیس بقرشی۔ (۲)

نضر' قریش ہے۔ جو اس کی اولاد سے ہے وہ قریشی ہے اور جو اس کی اولاد سے نہیں وہ قریشی نہیں۔

علامہ علی بن برہان حلبی لکھتے ہیں :

النضر ای ولقب به لنضارته و حسنه و جماله واسمه قیس و هو جماع قریش' عند الفقها فلا یقال لاحد من اولاده من فوقه قرشي و یقال لکل من اولاده الذین منهم مالك و اولاده قرشي. فقد سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم من قریش فقال من ولد النضر۔ (۳)

نضر۔ اس کی نضارت اور حسن و جمال کی وجہ سے یہ ان کا لقب ہو گیا اور ان کا نام قیس ہے۔ وہ قریش کے جمع کرنے والے ہیں۔ فقہاء کے نزدیک ان سے اوپر والے کی اولاد کو قریشی نہیں کہا جائے گا اور ان کی تمام اولاد کو قریشی کہا جائے گا۔ ان میں سے مالک ہیں اور ان کی اولاد

۱۔ ابن ہشام' سیرت ابن ہشام' ج ۱' ص ۹۶۔

۲۔ امام ابو الفداء اسمٰعیل ابن کثیر' السیرۃ النبویہ' ج ۱' ص ۸۴۔

۱۔ علامہ علی بن برہان حلبی' السیرۃ الحلبیہ' ج ۱' ص ۱۶۔

قریشی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریش کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا نضر کی اولاد قریش ہے۔

ابن کثیر نے فرأ کا قول نقل کیا ہے کہ :

قال الفرأ. وبه سميت قريش' وهي قبيله و ابوهم نضر بن كنانه' فكل من كان من ولده فهو قرشي دون ولد كنانه فما فوقها۔(۱)

فرأ نے کہا ہے اسی وجہ سے ان کا نام قریش پڑ گیا اور وہ ایک قبیلہ ہے۔ان کی اصل (یاباپ) نضر بن کنانہ ہیں تو جو ان کی اولاد سے ہو گا تو وہ قریشی ہے نہ کہ کنانہ کے دوسرے بیٹوں اور ان کے اوپر والوں کی اولاد کے۔

ابو العباس المبرد لکھتے ہیں :

والنضر ابو قريش' ومن كان من بني كنانه لم يلده النضر فليس بقرشي۔(۲)

نضر قریش کی اصل اور باپ ہیں اور جو کنانہ کی تو اولاد ہیں مگر وہ نضر کی اولاد نہیں ہیں تو وہ قریشی نہیں ہیں۔

شیخ ابن قتیبہ لکھتے ہیں :

اما النضر بن كنانه فهو ابو قريش۔(۳)

نضر بن کنانہ قریش کے باپ ہیں۔

امام لغت وادب شیخ ابن منظور لکھتے ہیں :

قريش قبيلة سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو هم نضر بن كنانه بن خزيمه بن مدركه بن الياس بن مضر فكل من كان من ولد النضر' فهو قرشي دون ولد كنانه ومن فوقه (۴)

۱۔ امام ابو الفداء ابن کثیر' السیرۃ النبویہ' ص ۸۷۔

۲۔ امام ابو العباس المبرد' الکامل' ج ۱' ص ۱۴۶۔

۳۔ شیخ ابن قتیبہ' المعارف' ص ۳۱۔

۴۔ امام ابن منظور' لسان العرب' ج ۶' ص ۳۳۵۔

ہمارے سردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ قریش ہے۔ ان کے باپ نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ تو جو نضر کی اولاد ہیں تو وہ قریشی ہیں نہ کہ کنانہ کے دوسرے بیٹوں اور کنانہ کے اوپر والوں کی اولاد کے۔

فقیہہ جلیل امام ابن ہمام لکھتے ہیں :

ثم االقرشیان من جمعها اب هو النضر بن كنانة فمن دونه' ومن لم ينسب الا الى اب فوقه فهو عربى غير قرشى۔(۱)

تمام قریشیوں کے باپ نضر بن کنانہ ہیں۔ چنانچہ جو لوگ ان کے ماسوا ہیں یا نضر کے باپ کی طرف منسوب تو وہ عربی ہیں۔ قریشی نہیں ہیں۔

شارح ہدایہ شیخ جلال الدین خوارزمی لکھتے ہیں :

القريش من كان من ولد النضر' و الهاشمى من كان من ولد هاشم بن عبد مناف' والعربى من جمعهم اب فوق النضر (۲)

قریش وہ ہیں جو نضر کی اولاد ہیں اور ہاشمی وہ جو ہاشم بن عبد مناف کی اولاد ہیں اور وہ تمام عربی ہیں جن کا باپ نضر سے اوپر والا ہے۔

امام ابن عابدین شامی لکھتے ہیں :

القرشيان من جمعهما اب هو النضر بن كنانة فمن دونه. ومن لم ينستب الا لاب فوقه. فهو عربى غير قرشى' والنضر هو الجدّ الثانى عشر للنبى صلى الله عليه وسلم۔(۳)

تمام قریشیوں کے باپ نضر بن کنانہ ہیں۔ جو ان کے ماسوا ہیں اور جن کا نسب ان کے آباء سے ملتا ہے وہ عربی غیر قریشی ہیں اور نضر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہویں دادا ہیں۔

۱۔ امام ابن ہمام، فتح القدیر، ج ۳، ص ۱۸۹۔

۲۔ شیخ جلال الدین خوارزمی، کفایہ علی الہدایہ، ج ۳، ص ۱۸۸، علی الفتح۔

۳۔ امام ابن عابدین شامی، رد المحتار ج، ص ۳۴۵۔

ملا علی القاری المکی لکھتے ہیں :

اعلم ان قرشیین من جمعها اب هو النضر بن کنانة' فمن دونه. ومن لم ینستب الا الی اب فوقه فهو عربی غیر قرشی و انما سمیت اولاد النضر قریشا۔(۱)

تمام قریشیوں کے باپ نضر بن کنانہ ہیں۔ اور وہ جو ان کے نیچے ہیں اور جو نضر سے اوپر کسی کی اولاد ہیں وہ عربی اور غیر قریشی ہیں اور بے شک نضر کی اولاد کو قریش کہا جاتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالعزیز پرہاروی لکھتے ہیں :

ان قریشا اسم لا ولاد النضر بن کنانة وهو الملقب بقریش اوّلا عند الجمهور۔(۲)

نضر بن کنانہ کی اولاد کا نام قریش ہے۔ جمہور کے نزدیک پہلے وہی قریش کے نام سے موسوم ہوئے۔'

شیخ معین الدین المعروف ملا مسکین لکھتے ہیں :

القرشی من کان من ولد النضر' والعرب جمعهم اب فوق النضر۔(۳)

قریشی ہر وہ شخص ہے جو نضر کی اولاد ہے اور ہر وہ شخص عرب ہے جو نضر کے آباء میں کسی کی اولاد ہے۔

علامہ السید احمد طحطاوی لکھتے ہیں :

القرشی من جمعه النضر بن کنانة ومن لم ینستب الا لاب فوقه فهو عربی غیر قرشی والنضر هو الجدّ الثانی عشر للنبی صلی الله علیه وسلم۔(۴)

۲۔ ملا علی القاری المکی' فتح باب العنایہ' ج ۱' ص ۴۷۵۔

۳۔ شیخ عبدالعزیز پرہاروی' نبراس' ص ۳۱۶۔

۱۔ شیخ معین الدین الهروی المعروف ملا مسکین' ملا مسکین شرح کنزالدقائق' ج ۲' ص ۱۴۱' علی حاشیہ فتح المعین۔

۲۔ علامہ سید احمد طحطاوی' حاشیہ درمختار' ج ۲' ص ۴۲۔

● قریشی تمام کے تمام نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں اور جو شخص نضر سے اوپر کسی کی اولاد ہے تو وہ عربی، غیر قریشی ہے اور نضر، حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہویں دادا ہیں۔

حضرت شیخ علی خازن لکھتے ہیں :

قریش هم ولد النضر بن کنانة. فکل من ولده النضر فهو من قریش ومن لم یلده النضر فلیس بقرشی۔(۱)

قریش وہ نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں، جو بھی نضر کی اولاد ہے تو وہ قریش سے ہے اور جو نضر کی اولاد نہیں وہ قریشی نہیں ہے۔

حضرت شیخ بدرالدین ابن جماعہ لکھتے ہیں :

قریش. هم بنو النضر بن کنانة بن خزیمه بن مدرکه۔(۲)

قریش نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ کی اولاد ہے۔

امام فخرالدین رازی لکھتے ہیں :

اتفقوا علی ان قریشاً ولد النضر بن کنانه. قال علیه الصلوٰة والسلام انا بنو النضر بن کنانه۔(۳)

قریش کے نضر بن کنانہ کی اولاد ہونے پر اتفاق ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہوں۔

امام ابو حیان اندلسی لکھتے ہیں :

قریش علم اسم قبیلة وهم بنو النضر بن کنانه. فمن کان من بنی النضر فهو من قریش دون بنی کنانه۔(۴)

قریش ایک قبیلے کا نام ہے اور وہ نضر بن کنانہ کی اولاد ہے۔ پس جو نضر کی

۱۔ شیخ علی خازن، تفسیر خازن، ج ۴، ص ۴۴۱۔

۲۔ شیخ بدرالدین ابن جماعہ، غرر التبیان، ۵۴۹۔

۳۔ امام فخرالدین رازی، تفسیر کبیر، ج ۳۲، ص ۱۰۶۔

۴۔ امام ابو حیان اندلسی، البحر المحیط، ج ۸، ص ۵۱۳۔

اولاد ہے تو وہ قریشی ہے نہ کہ بنو کنانہ کے۔

حضرت شیخ محمود آلوسی لکھتے ہیں :

قریش ولد النضر بن کنانه. وهو اصح الاقوال و اثبتها عند القرطبي' قيل و عليه الفقهاء الظاهر ماروى انه عليه الصلوٰة والسلام سئل من قريش فقال من ولد النضر۔(۳)

قریش نضر بن کنانہ کی اولاد ہے۔ یہ صحیح ترین قول ہے اور امام قرطبیؒ کے نزدیک زیادہ مستند ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ فقہاء کا بھی اس پر اتفاق ہے بوجہ واضح ہونے اس روایت کے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قریش کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا نضر بن کنانہ کی اولاد ہے۔

اب تک کی بحث سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ نضر بن کنانہ کی اولاد قریشی ہے۔ اس کے ماسوا نضر کے باپ کے دوسرے بیٹوں کی اولاد قریشی نہیں ہے اور نہ ہی نضر کے دادا خزیمہ کی اولاد قریشی ہے۔ اور ہاشم بن عبد مناف کی اولاد ہاشمی ہے۔ لیکن اس دوران ایک اور قبیلے کا علم بھی ہوا جسے عربی کہا جاتا ہے اور اس کی وضاحت بھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ نضر بن کنانہ کی اولاد کے ماسوا تمام عربی ہیں۔ لیکن مزید یقین کے لئے امام ابو عبداللہ الحاکم کا فرمودہ پیش کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں :

فليعلم طالب هذا العلم' ان كل مضرى عربي' فان مضر شعبة من العرب (۱)

اس علم کے طالب کو چاہئے کہ وہ اس کو سمجھے کہ ہر مضری عربی ہے اور بے شک مضر' عرب کا شعبہ ہے۔ (قریش کا حصہ نہیں)

امام حاکم بڑے واشگاف الفاظ میں اہل فن سے مخاطب ہیں کہ مضر بن نزار کی اولاد عربی ہے اور صرف عربی ہے۔ قریشی نہیں ہے۔ گویا ہر عربی قریشی نہیں اور ہر قریشی ہاشمی نہیں ہے۔

یہاں پر ہم ایک شبہ کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ علماء انساب میں قریش کے جد اعلیٰ کے سلسلے میں معمولی سا اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ قصی بن کلاب کی اولاد کو قریشی کہا جاتا

۳۔ شیخ محمود آلوسی' روح المعانی' ج ۳' ص ۲۳۸۔

۱۔ امام ابو عبداللہ الحاکم' معرفۃ علوم الحدیث' ص ۱۶۶۔

ہے۔ لیکن یہ بات کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتی اس لئے کہ حضرت ابو بکر صدیق او. حضرت عمر فاروق کے قریشی ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے اور اہل علم ان کے قریشی ہونے پر متفق اللسان ہیں۔ تو یہ دونوں حضرات گرامی ''مرہ'' اور ''کعب'' کی اولاد میں سے ہیں۔ جو قصی بن کلاب کے دادا اور پردادا ہیں' تو اس صورت میں حضرات شیخین کا غیر قریشی ہونا لازم آتا ہے جو کہ باطل ہے۔ اس لئے اس قول کی کوئی حیثیت نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قریش ''فہر'' کی اولاد ہیں اور بعض کا قول ہے کہ مالک کی اولاد ہیں مگر یہ سب قول مرجوح ہیں۔ اکثر اور محقق اہل علم کا قول نضر بن کنانہ کے بارے میں ہے۔ امام ابو الفداء لکھتے ہیں :

الذی علیہ الاکثرون انہ نضر بن کنانہ ۔(۱)

جس پر اکثریت ہے وہ یہ کہ قریش کے جد اعلیٰ نضر بن کنانہ ہیں۔

اور پھر خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا ارشاد گرامی موجود ہے کہ قریش 'نضر کی اولاد ہیں۔ امام ابن ہمام نے بھی فتح القدیر میں دوسرے قول نقل کئے مگر آخر میں ''والاول اظہر'' کہہ کہ نضر بن کنانہ والے قول کو ترجیح دی ہے۔

بنو اسد بن خزیمہ :

قریش' اور پھر عربی کی وضاحت کرنے کے بعد اب ہم عرب کے ایک دوسرے قبیلے ''بنو اسد بن خزیمہ'' پر گفتگو کا آغاز کرتے ہیں۔ امید ہے جب اس پر گفتگو اپنے اختتام کو پہنچے گی تو ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے قبیلے کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا' ان کا ہاشمی یا غیر ہاشمی ہونا مہر نیم روز کی طرح عیاں ہو جائے گا۔

بنو اسد بن خزیمہ عرب کا ایک قبیلہ تھا اور مدینہ کے گردو نواح میں بھی اس کی بڑی تعداد آباد تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد اور قرآن حکیم کے نزول کے زمانے میں یہ لوگ موجود تھے۔ اس سلسلہ میں مفسرین علماء کرام نے وضاحتیں کی ہیں۔ چنانچہ ''قالت الاعراب'' کی تفسیر میں شیخ جار اللہ زمخشری لکھتے ہیں :

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما' ان نفر من بنی اسد قدموا المدینۃ فی سنۃ جدبۃ۔(۲)

۱۔ امام ابو الفداء اسمٰعیل' السیرۃ النبویہ' ج ۱' ص ۸۴۔

۲۔ شیخ جار اللہ زمخشری' کشاف' ج ۴' ص ۳۷۷۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو اسد کا ایک گروہ مدینہ آیا۔ خشک سالی کے سال۔

حضرت شیخ علی خازن لکھتے ہیں:

نزلت فی بنی اسد بن خزیمه قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سنة جدبة فاظهروا الاسلام ولم یکونوا مؤمنین بالسر۔(۱)

بنو اسد بن خزیمہ کے بارے میں نازل ہوئی وہ خشک سالی کے سال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے' اور اسلام کی قبولیت کا اظہار کیا۔ حالانکہ اندرونِ خانہ وہ مسلمان نہ تھے۔

حضرت شیخ ابو حیان اندلسی لکھتے ہیں:

قال مجاهد نزلت فی بنی اسد بن خزیمه قبیله تجاور المدینة' اظهروا الاسلام و قلوبهم دغلة' انما یحبون المغانم و عرض الدنیا۔(۲)

حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ بنو اسد بن خزیمہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ ایک قبیلہ ہے جو مدینہ کے نواح میں آباد ہے۔ اس نے اسلام کا اظہار کیا۔ حالانکہ ان کے دلوں میں کینہ تھا۔ وہ مال غنیمت اور دنیاوی عزت کو پسند کرتے تھے۔

شیخ بدر الدین ابن جماعہ لکھتے ہیں:

هم قوم من بنی اسد' قدموا المدینة فی سنة جدبة بالعیال والاثقال' و اظهروا الاسلام ولم یکونوا کذالك۔(۳)

وہ بنو اسد کی ایک قوم ہے۔ خشک سالی کے سال اہل و عیال اور سامان

۱۔ شیخ علی خازن' تفسیر خازن' ج ۴' ص ۱۸۵۔

۲۔ شیخ ابو حیان اندلسی' البحر المحیط' ج ۸' ص ۱۱۶۔

۳۔ شیخ بدر الدین ابن جماعہ' غرر التبیان' ص ۴۸۷۔

سمیت مدینہ آگئے اور اسلام کا اظہار کیا۔ حالانکہ وہ ایسے نہ تھے۔

امام ابو عبداللہ قرطبی لکھتے ہیں :

نزلت فی اعراب من بنی اسد بن خزیمہ' قدموا علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سنة جدبة۔(۱)

بنو اسد بن حزیمہ کے اعرابیوں کے بارے نازل ہوئی وہ خشک سالی کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

حضرت شیخ محمود آلوسی لکھتے ہیں :

نزلت فی بنی اسد بن خزیمہ قبیلة تجاور المدینة۔(۲)

بنو اسد بن خزیمہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ ایک قبیلہ ہے جو مدینہ کے نواح میں آباد تھا۔

ان جلیل القدر مفسرین کرام نے "بنو اسد بن خزیمہ" کے وجود کو نزول قرآن کے وقت تسلیم کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ان لوگوں نے بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا مگر بباطن اپنی سابقہ روش پر قائم تھے۔ اس کے برعکس قریش کی صورت حال واضح تھی۔

اب ہم "بنو اسد بن خزیمہ" کے بارے میں تفتیش و تحقیق کرتے ہیں کہ یہ کون تھے۔ ان کا پس منظر اور پیش منظر کیا تھا۔ یہ کس کی نسل سے ہیں اور ان کی نسل سے کون ہے۔ چنانچہ علماء انساب نے خزیمہ بن مدرکہ کی اولاد کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کے تین بیٹے تھے۔ اسد' کنانہ' ہون' اسی بات کا ذکر کرتے ہوئے شیخ ابن قتیبہ لکھتے ہیں :

اما اسد' فھو اسد بن خزیمہ بن مدرکه بن الیاس بن مضر' وله اخوان' کنانه بن خزیمہ بن مدرکه والھون بن خزیمہ بن مدرکه۔(۳)

بہر حال اسد' تو وہ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہیں اور ان کے دو بھائی ہیں۔ کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ اور ہون بن خزیمہ بن مدرکہ۔

۱۔ امام ابو عبداللہ القرطبی' الجامع الاحکام القرآن' ج ۸' ص ۳۴۸۔

۲۔ شیخ محمود آلوسی' روح المعانی' ج ' ص ۱۶۷۔

۳۔ شیخ ابن قتیبہ' المعارف' ص ۳۰۔

شیخ عبدالکریم سمعانی لکھتے ہیں :

اسد بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن مضر و هو اخو کنانه بن خزیمه۔(۱)

اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر اور وہ کنانہ بن خزیمہ کے بھائی ہیں۔

شیخ ابو العباس احمد قلقشندی لکھتے ہیں :

بنو اسد حی من بنی خزیمه من العدنانیة وهم بنو اسد بن خزیمه بن مدرکه۔(۲)

بنو اسد۔ بنو خزیمہ جو کہ عدنانی ہیں سے ہیں اور وہ بنو اسد بن خزیمہ بن مدرکہ ہیں۔

شیخ محمد امین السویدی لکھتے ہیں :

خزیمه تصغیر خزمه ویکنی ابا اسد۔(۳)

خزیمہ۔ خزمہ کی تصغیر ہیں اور ابو اسد ان کی کنیت ہے۔

علماء انساب کی ان تحریروں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خزیمہ کے بڑے بیٹے اسد تھے۔ اسی لئے ان کی کنیت ابو اسد تھی اور اسد کنانہ کے بھائی تھے اور یہ کنانہ وہی ہیں جن کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان اللہ اصطفی بنی کنانہ۔ خزیمہ کے یہ دونوں بیٹے اسد اور کنانہ صاحب اولاد تھے۔ کنانہ کی اولاد "بنو کنانہ" کے نام سے معروف ہوئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ان ہی کی اولاد سے ہیں اور اسد کی اولاد "بنو اسد" کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور یہی "بنو اسد بن خزیمہ" ہیں جو قرآن حکیم کے نزول کے وقت مدینہ کے گرد و نواح میں آباد تھے۔

ان عبارات سے جہاں بنو اسد کا تعارف ہوا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ بنو اسد کا سلسلہ نسب خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر پر جاکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مل جاتا ہے۔ گویا نضر بن کنانہ اور بنو اسد کا اتصال خزیمہ بن مدرکہ پر ہے۔ اور خزیمہ مضری ہیں۔ لیکن بات یہاں ختم نہیں

۱۔ شیخ عبدالکریم سمعانی، الانساب، ج ۱، ص ۱۳۹۔

۲۔ شیخ ابو العباس قلقشندی، نہایۃ الارب فی معرفۃ انساب العرب، ص ۳۹۔

۳۔ شیخ محمد امین السویدی، سبائک الذہب، ص ۲۳۔

ہوئی' ابھی تو بنو اسد کا پس منظر واضح ہوا ہے۔ پیش منظر ابھی باقی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ پھر اسد بن خزیمہ کے بیٹوں کی اولاد کا سلسلہ شروع ہوا جو کئی شاخوں پر مشتمل ہے اور علماء لسان کے ہاں قبیلہ کی شاخوں کو عمارہ اور بطن کے نام دیئے جاتے ہیں تاہم شیخ ابن قتیبہ لکھتے ہیں :

فولد اسد' دودان بن اسد' و کاهل بن اسد' و عمرو بن اسد' و حمله بن اسد' فهولاء بنو اسد بن خزيمه۔(۱)

اسد کے بیٹے یہ ہیں۔ دودان بن اسد' کاہل بن اسد' عمرو بن اسد اور حملہ بن اسد۔ تو یہ تمام بنو اسد بن خزیمہ ہیں۔

امام ابن حزم اندلسی لکھتے ہیں :

ولد اسد بن خزيمه' دودان' و كاهل و عمرو' و صعب' و حمله و هم اهل ابيات في بني خزيمه۔(۲)

اسد بن خزیمہ کے بیٹے یہ ہیں۔ دودان' کاہل' عمرو' صعب' حملہ اور بنو خزیمہ کے یہ تمام اہل بیت ہیں۔

امام ابن حزم نے چار کے بجائے پانچ بیٹوں کا نام لیا ہے مگر بات وہی کی ہے جو ابن قتیبہ کر چکے ہیں کہ اسد کے تمام بیٹے صاحب اولاد تھے اور خود کو بنو اسد کہلواتے تھے۔

(ہماری بات یہاں ختم نہیں ہوئی۔ سلسلہ کلام جاری ہے)۔ "بنو اسد بن خزیمہ" کے تعارف کا سلسلہ ابھی باقی ہے لیکن یہاں ہم ام المؤمنین کے بارے میں ایک وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔

ام المؤمنین اور بنو اسد :

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش' امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی ہیں۔ ان کے بھائی "سابقون الاولون" میں سے ہیں۔ ایک بھائی عبداللہ بن جحش غزوہ احد میں شہید ہوئے اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔ دوسرے بھائی عبیداللہ بن جحش تھے' انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی' وہاں عیسائی مذہب اختیار کر لیا' وہیں ان کا انتقال ہوا۔

۱۔ شیخ ابن قتیبہ' المعارف' ۳۰۔

۲۔ امام ابن حزم اندلسی' جمہرۃ انساب العرب' ص ۱۸۰۔

ان کی اہلیہ ام حبیبہ 'ام المؤمنین ہوئیں' ایک اور بھائی ابو احمد تھے اور ایک بہن بھی تھیں جن کا نام حمنہ بنت جحش ہے جن کے شوہر غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ ام حبیب کے نام سے ایک دوسری ہمشیرہ بھی تھیں۔ یہ وضاحت میں نے اس لئے کی کہ آئندہ ان حضرات کا ذکر آرہا ہے۔ اس وقت یہ تفصیل ذہن میں رہے' اور پھر یہ بات طے ہے کہ ام المؤمنین حضرت زینب بن جحش اگر نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے ہیں تو ان کے قریشیہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر وہ ہاشم بن عبد مناف کی اولاد میں سے ہیں تو ان کے ہاشمیہ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ نضر کی اولاد سے نہیں تو وہ قریشیہ نہیں ہو سکتیں اور اگر وہ ہاشم کی اولاد میں سے نہیں تو وہ ہاشمیہ نہیں ہو سکتیں۔

اب ہم پھر ''بو اسد بن خزیمہ'' کے مزید تعارف کی طرف آتے ہیں۔ امام ابن حزم اندلسی لکھتے ہیں :

> **وولد دودان بن اسد' و فیهم البیت والعدد' ثعلبه و غنم' فولد غنم بن دودان' کبیر' و عامر و مالك' منهم عبدالله' وابو احمد' و عبید الله' بنو جحش' و اختهم ام المؤمنین زینب بنت جحش و حمنه بنت جحش۔(۱)**
>
> دودان بن اسد کے بیٹوں میں صاحب بیت یعنی صاحب اولاد بھی تھے۔ اور تنہا بھی۔ غنم بن دودان کے بیٹے کبیر اور عامر اور مالک تھے۔ ان ہی میں عبداللہ' ابو احمد' عبید اللہ یہ بو جحش ہیں۔ ان کی ہمشیر ام المؤمنین زینب بنت جحش اور حمنہ بنت جحش ہیں۔

شیخ ابو العباس قلقشندی لکھتے ہیں :

> **بنو غنم بن دودان بن اسد...... منهم عکاشه (۲) بن محض صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم و زینب بنت جحش**

۱۔ امام ابن حزم اندلسی' جمہرۃ انساب العرب' ص ۱۸۰۔

۲۔ حضرت عکاشہ کے بارے میں امام ابو عمرو لکھتے ہیں : عکاشہ بن محض بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کبیر بن غنم بن دودان' کتاب الطبقات' ص ۳۵۔

زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔(۱)

بنو غنم بن دودان بن اسد...... ان ہی سے عکاشہ بن محصن صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور زینب بنت جحش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اہلیہ ہیں۔

شیخ محمد امین السویدی لکھتے ہیں :

غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ. فبنوغنم بطن من اسد بن خزیمہ. منہم زینب بنت جحش زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔(۲)

غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ بنو غنم۔ اسد بن خزیمہ کی شاخ ہیں۔ ان ہی میں سے زینب بنت جحش، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ ہیں۔

ابو العباس المبرد لکھتے ہیں :

بنو غنم بن دودان بن اسد، رھط زینب بنت جحش زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔(۳)

بنو غنم بن دودان بن اسد، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت زینب بنت جحش کا قبیلہ ہے۔

قارئین کرام! بات واضح ہو گئی۔ حقیقت آشکارا ہو چکی کہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش بنو غنم سے ہیں اور بنو غنم، بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ ہے اور بنو اسد، خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر سے ہیں، تو گویا ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش، مضریہ ہیں اور مضر کی اولاد عربی ہے، تو اب ام المؤمنین کا قبیلہ واضح ہو گیا اور یہ بات طے ہو گئی کہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش سرے سے قریشیہ ہی نہیں، ہاشمیہ تو بہت دور کی بات ہے۔ لیکن ہم اس بات کو یہیں ختم نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس پر ہم مزید شواہد پیش کرتے ہیں، تاکہ اس مسئلہ میں کوئی ابہام باقی نہ رہ جائے۔

محمد بن سعد کاتب واقدی لکھتے ہیں :

۱۔ شیخ ابو العباس قلقشندی، نہایۃ الارب، ص ۳۵۷۔

۲۔ شیخ محمد امین السویدی، سبائک الذہب، ص ۶۰۔

۳۔ ابو العباس المبرد، نسب عدنان وقحطان، ص ۶۔

زینب بنت جحش بن رياب بن يعمر بن صبره بن مره بن كبير
بن غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۱)

امام ابو عبداللہ الحاکم لکھتے ہیں :

زينب بنت جحش بن رياب بن يعمر بن صبره بن مره بن كثير
بن غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۲)

شیخ ابو عمر یوسف القرطبی لکھتے ہیں :

زينب بنت جحش بن رئاب بن يعمر بن صبره بن مره بن كثير
بن غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۳)

امام ابو الفداء اسمٰعیل ابن کثیر لکھتے ہیں۔

زينب بنت جحش بن رئاب بن يعمر بن صبره بن مره بن كبير بن
غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه الاسديه ام المؤمنين۔(۴)

شیخ احمد البلاذری لکھتے ہیں :

زينب بنت جحش بن رناب بن يعمر بن سبره بن مره بن كثير
بن غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۵)

امام ابن حزم اندلسی لکھتے ہیں :

زينب بنت جحش بن رئاب بن يعمر بن صَبره بن مره بن كثير
بن غنم بن دوداد۔(٦)

شیخ ابن قتیبہ لکھتے ہیں :

۱۔ محمد بن سعد، الطبقات الکبریٰ، ص
۲۔ امام ابو عبداللہ الحاکم، المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۲۳۔
۳۔ شیخ ابو عمر یوسف القرطبی، الاستیعاب، ج ۴، ص ۳۱۴۔
۴۔ امام ابو الفداء ابن کثیر، السیرۃ النبویہ، ج ۳، ص ۲۷۷۔
۵۔ شیخ احمد البلاذری، انساب الاشراف، ص ۴۳۳۔
٦۔ امام ابن حزم اندلسی، جمہرۃ انساب العرب، ص ۱۸۰۔

تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم زينب بنت جحش الاسديه من بنى غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۱)

امام ابو عمرو العصفری لکھتے ہیں:

زينب بنت جحش بن رئاب بن يعمر بن صبره بن مره بن كبير بن غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۲)

امام بیہقی لکھتے ہیں:

تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم زينب بنت جحش بن رئاب من بنى اسد بن خزيمه۔(۳)

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

زينب بنت جحش بن باب بن يعمر الاسديه ام المؤمنين۔(۴)

شیخ ابو الحسن الجزری لکھتے ہیں:

زينب بنت جحش زوج النبى صلى الله عليه وسلم' اخت عبدالله بن جحش وهى اسدية من اسد بن خزيمه۔(۵)

میں سمجھتا ہوں اب یہ حقیقت مزید واضح ہو گئی ہے کہ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش بو غنم سے اور وہ بو اسد سے ہیں۔ تو ام المؤمنین اسدیہ' مضریہ ہوئیں۔ ان کو قریشیہ یا ہاشمیہ کہنا حقائق کا انکار کرنا ہے۔

نوٹ: یہ تفصیلات جو ہم نے پیش کی ہیں ان میں بعض ناموں میں اختلاف ہے۔ مثلاً بعض اہل علم رئاب کو رباب لکھتے ہیں' اس طرح بعض کبیر اور کثیر کا اختلاف کرتے ہیں۔ صبرہ کو بلاذری نے سبرہ لکھا ہے۔

۱۔ شیخ ابن قتیبہ' المعارف' ص ۵۹۔
۲۔ امام ابو عمرو العصفری' کتاب الطبقات' ص ۳۵۔
۳۔ امام ابو بکر احمد بیہقی' السنن الکبریٰ' ج ۷' ص ۷۲۔
۴۔ امام ابن حجر عسقلانی' تقریب التہذیب' ص ۴۶۸۔
۵۔ شیخ ابو الحسن الجزری المعروف بابن اثیر' اسد الغابہ' ج ۵' ص ۴۶۳۔

ام المؤمنین کا خاندان :

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے خاندان کے دوسرے افراد بھی شرف صحابیت میں شامل تھے۔ اس لئے جہاں ان کا ذکر آیا تو علماء انساب نے ان کے نسب کا بھی ذکر کیا۔ اب ہم ایسے ہی حضرات کے بارے میں تفصیل پیش کرتے ہیں تاکہ ام المؤمنین حضرت زینب کا نسب روز روشن کی طرح روشن ہو جائے اور ارباب صدق کو قبول حق میں آسانی ہو۔ حضرت ابن ہشام اپنی کتاب سیرت میں ام المؤمنین کے بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کے بارے میں لکھتے ہیں :

عبدالله بن جحش بن رئاب ابن يعمر بن صبره بن مره بن كبير بن غنم بن دودان۔(۱)

شیخ ابو عمر یوسف القرطبی لکھتے ہیں :

عبدالله بن جحش بن رئاب بن يعمر بن صبره بن مره بن كثير بن غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۲)

شیخ شمس الدین شافعی لکھتے ہیں :

عبدالله بن جحش بن رئاب بن يعمر بن صبره بن مره الاسدى۔(۳)

تیسری صدی ہجری کے مشہور محدث امام ابو عمرو العصفری آپ کے بیٹے کے بارے میں لکھتے ہیں :

محمد بن عبدالله بن جحش بن رئاب بن يعمر بن صبره بن مره بن كبير بن غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۴)

محمد بن سعد کاتب واقدی ام المؤمنین کی بہن حضرت حمنہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

حمنه بنت جحش بن رئاب بن يعمر بن صبره بن مره بن كبير بن غنم بن دودان بن اسد بن خزيمه۔(۵)

۱۔ ابن ہشام' سیرت ابن ہشام' ج ۱' ص ۳۶۴۔
۲۔ شیخ ابو عمر یوسف القرطبی' الاستیعاب علی حاشیۃ الاصابہ' ج ۴' ص ۲۷۔
۳۔ شیخ ابو المحاسن شمس الدین شافعی' الاکمال' ص ۲۳۱۔
۴۔ امام ابو عمرو العصفری' کتاب الطبقات' ص ۳۵۔
۵۔ محمد بن سعد' الطبقات الکبریٰ' ج ۳' ص ۲۱۔

امام ابو عمرو العصفری لکھتے ہیں :

حمنه بنت جحش بن رئاب بن یعمر بن صبره بن مره بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمه۔(۱)

امام ابن حزم لکھتے ہیں :

حمنه بنت جحش بن رئاب بن یعمر بن صبره بن مره بن کبیر بن غنم بن دودان۔(۲)

حضرت محمد بن سعد، ام حبیبہ المؤمنین حضرت ام حبیبہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

ام حبیبه اسمها رمله بنت ابی سفیان...... تزوجها عبیدالله بن جحش بن ریاب بن یعمر بن صبره بن مره بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمه۔(۳)

امام بیہقی لکھتے ہیں :

تزوج رسول الله صلی الله علیه وسلم ام حبیبه بنت ابی سفیان...... و کانت قبله نحت عبیدالله بن جحش بن رئاب من بنی اسد بن خزیمه۔(۴)

قارئین کرام! راقم الحروف نے متعدد اور معتبر اہل علم کے حوالوں سے ام المؤمنین حضرت زینب اور ان کے عزیز داروں کا نسب بیان کر دیا ہے۔ سب سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ نسب کو بیان کیا۔ اس کے بعد "بنو اسد بن خزیمہ" کی وضاحت کی اور ام المؤمنین کے سلسلہ نسب کو بڑے واضح طور پر بیان کیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہاشمیہ تو درکنار قریشیہ بھی نہیں ہیں بلکہ بنو اسد سے تعلق کی وجہ سے علماء انساب نے انہیں "الاسدیہ" لکھا ہے۔ اب بھی اگر کسی صاحب کو یہ اصرار ہو کہ ہاں ہاں وہ نسبی لحاظ سے ہاشمیہ ہی ہیں تو ان کیلئے دعائے خیر ہی کی جا سکتی ہے۔

۱۔ امام ابو عمرو العصفری، کتاب الطبقات، ص ۳۳۲۔
۲۔ امام ابن حزم اندلسی، جمہرۃ انساب العرب، ص ۱۸۰۔
۳۔ محمد بن سعد کاتب، الطبقات الکبریٰ، ج ۸، ص ۷۱۔
۴۔ امام ابو بکر احمد بیہقی، السنن الکبریٰ، ج ۷، ص ۷۱۔

ایک شبہ کا ازالہ :

اسدی ہونے میں عرب کے کئی قبائل آپس میں ہم نسبت ہیں' تو ہو سکتا ہے کہ کسی کو شبہ ہو کہ ام المؤمنین حضرت زینب اسدیہ ہونے کے باوجود قریشیہ ہو سکتی ہیں کیونکہ حضرت زبیر بن العوام بھی اسدی ہونے کے باوجود قریشی ہیں۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس شبہ کو بھی دور کر دیا جائے۔ چنانچہ شیخ عبدالکریم سمعانی نے الانساب میں اسی نسبت سے جن قبیلوں کا ذکر کیا ہے ان میں خاص طور پر "اسد قریش" اور "اسد بن خزیمہ" کا ذکر کیا ہے۔ وہ الاسدی کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں :

هو اسم عدة من القبائل' منهم اسد بن عبدالعزىٰ بن قصى بن كلاب بن مره بن كعب بن لوئى بن غالب من قريش. والى اسد بن خزيمه بن مدركه بن الياس بن مضر۔(۱)

یعنی ایک اسدی تو وہ ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جد امجد قصی کے ایک پوتے "اسد" کی وجہ سے اسدی ہیں۔ یہ اسدی قریشی ہیں۔ ان میں ام المؤمنین حضرت خدیجہ' حضرت زبیر ابن العوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی' عباس بن عبداللہ بن عثمان بن حمید الاسدی القریشی اور ورقہ بن نوفل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اور وہ اسدی جو اسد بن خزیمہ کی وجہ سے ہیں ان حضرات میں حضرت عکاشہ بن محصن الاسدی' معقل بن ابی معقل' مخرمہ بن سلیمان ہیں۔ شیخ عبداللہ عمر البارودی نے الانساب کے حاشیہ میں جن مزید لوگوں کا شمار کیا ہے ان میں عبداللہ بن جحش' حضرت زینب بنت جحش' وابصہ بن معبد' اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن بن ذویب' مسور بن یزید' بسر بن معاذ بھی شامل ہیں اور اسی اسدی میں وہ "طلیحہ اسدی" بھی ہیں جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور حضرت ابوبکر صدیق بنفس نفیس اس سے جہاد کیلئے گئے تھے۔ بعد میں توبہ کرلی تھی۔ امام ابو عبداللہ الحاکم نے اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

اسمٰعيل بن عبدالرحمن بن ذويب الاسدى من بنى اسد بن خزيمه ابو الاسود محمد بن عبدالرحمن الاسدى من بنى

۱۔ عبدالکریم سمعانی' الانساب' ج ۱' ص ۱۳۸۔

اسد بن عبدالعزی بن قصی۔(۱)

یعنی اسمٰعیل بھی اسدی ہیں اور ابو الاسود بھی مگر اسمٰعیل اسد بن خزیمہ کی نسبت سے اسدی ہیں اور ابو الاسود' اسد بن عبد العزی بن قصی کی نسبت سے اسدی ہیں۔ امام حاکم نے اسدی ہونے کی وجہ سے جو شبہ پیدا ہو رہا تھا اس کو دور کر دیا' تو اب حضرت زینب بنت جحش کی اسدی ہونے اور حضرت زبیر بن العوام کے اسدی ہونے کی وجہ سے جو شبہ تھا وہ دور ہو جانا چاہئے۔ اسدی قریشی کے نسب پر زبیر بن بکار متوفی ۲۵۶ھ ''جمھرۃ نسب قریش واخبارھا'' کے نام سے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے' جو اس موضوع پر قابل دید ہے۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسب :

اب ہم یہاں پر حضرت زید بن حارثہ کا نسب بیان کرتے ہیں تاکہ نزاع کا باعث احسن طریقہ سے رفع ہو سکے۔ حضرت امام نووی لکھتے ہیں :

> ابو اسامه زيد بن حارثه بن شراحيل بن كعب بن عبدالعزىٰ بن امرئ القيس بن عامر بن النعمان بن عامر بن عبدالله بن عوف بن كنانه ابن بكر ابن عوف بن عذره بن زيد اللات بن رفيده بن كلب بن وبره بن الحاف بن قضاعه' الكلبى نسباً القريشى الهاشمى بالولاء الحجازى (۲) رضى الله تعالىٰ عنه۔

امام نووی نے حضرت زید بن حارثہ کا نسب قضاعہ تک بیان کر دیا ہے اور قضاعہ کا نام نسب کی دنیا میں معروف ہے۔ کسی کے نسب کا ان تک پہنچ جانا دلیل کے لئے کافی ہے مگر ہم اسے مزید آگے بڑھاتے ہیں تاکہ کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ چنانچہ ابن قتیبہ لکھتے ہیں :

> قضاعه بن مالك بن حمير بن سبا بن يشمب بن يعرب بن قحطان۔(۳)

۱۔ امام ابو عبداللہ الحاکم' معرفۃ علوم الحدیث' ص ۱۶۶۔

۲۔ امام نووی' تہذیب الاسماء واللغات جز سوم' ص ۲۶۱۔

۳۔ ابن قتیبہ' المعارف' ص ۶۲۔

امام نووی نے بھی آپ کو "الکلبی نسباً" لکھا اور ابن قتیبہ نے بھی "ھو زید بن حارثہ بن شراحیل من کلب" (۱) لکھ کر یہ بات واضح کر دی کہ وہ کلب بن وبرہ کی اولاد ہونے کی وجہ سے کلبی ہوئے۔
اور ابن قتیبہ نے یہ بھی لکھا:

"ومن قبائل قضاعه کلب بن وبره" (۲)

یعنی حضرت زید ہو کلب سے اور وہ ہو قضاعہ اور وہ ہو قحطان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے کلبی، قضاعی اور قحطانی ہوئے۔

اس کے بعد گزارش ہے کہ قحطان کے نسب کے بارے میں علماء انساب کے ہاں اختلاف ہے مگر امام العباس المبرد لکھتے ہیں:

نسب ابن الکلبی قحطان الی اسمٰعیل علیه السلام فقال قحطان بن الھمیسع بن تیمن بن نبت بن اسمٰعیل بن ابراھیم صلوات اللہ علیه۔

ہم یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت زینب مضریہ ہیں اور مضری عرلی ہیں۔ اب حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں بھی یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ بھی عرلی ہیں اور دونوں فریق حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں شمار ہوتے ہیں گویا نسبی لحاظ سے دونوں برابر ہیں اور دونوں اولاد اسمٰعیل ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

العرب بعضھم اکفاء لبعض

یعنی عرب ایک دوسرے کا کفو ہیں تو اس قاعدہ کے لحاظ سے حضرت زینب بنت جحش کو حضرت زید بن حارثہ کا غیر کفو قرار دینا درست نہیں۔

پھر حضرت زید بن حارثہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آزاد کر دیا تھا۔ جب ان کا نکاح حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو اس وقت وہ آزاد تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مولیٰ تھے اور حضرت زینب بنت جحش کے والد جحش کے حلیف تھے۔ خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ

۱۔ ابن قتیبہ، المعارف، ص ۸۵۔
۲۔ شیخ ابن قتیبہ، ص ۶۳۔

حضرت زید حر یعنی آزاد تھے اور حضرت زینب بھی حرہ تھیں۔ حضرت زید کی وَلَاء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھی اور قریش و بنو ہاشم میں انہیں عزت حاصل تھی اور حضرت زینب کے والد جحش قریش کے حلیف تھے۔ یعنی دونوں کو قریش سے نسبت تھی۔ اس لئے اس حوالے سے حضرت زینب کو حضرت زید کا غیر کفو قرار دینا بھی درست نہیں۔

تین غلطیاں :

مولانا سعیدی کی وہ مختصر عبارت جو ہم نے اس بحث کے آغاز میں ذکر کی تھی، مولانا سعیدی نے اس میں تین غلطیاں کی ہیں :

۱۔ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کو ہاشمی قرار دیا، جس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

۲۔ حضرت زید بن حارثہ کو غلام قرار دیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت زید بن حارثہ کو آزاد کرنے کے بعد ان کا نکاح حضرت ام ایمن سے کر دیا تھا جس سے ان کے فرزند حضرت اُسامہ پیدا ہوئے تھے۔ اس کے بعد ان کا نکاح حضرت زینب سے کیا، جب حضرت زید کا نکاح حضرت زینب سے ہوا تو اس وقت وہ آزاد تھے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے مولیٰ تھے۔ مولانا سعیدی کو غالباً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فیصلہ قبول نہیں۔ اسی لئے وہ ابھی تک حضرت زید بن حارثہ کو غلام لکھ رہے ہیں۔

۳۔ مولانا سعیدی نے حضرت زید اور حضرت زینب کے نکاح کو غیر کفو میں قرار دے کر لکھا ہے کہ "کفو کی بڑائی کے بتوں کو توڑنے کی ابتداء اپنے خاندان سے کی۔"

مولانا سعیدی بھی کیا خوب آدمی ہیں کہ وہ کفو جو کئی احادیث سے صراحتاً ثابت ہے، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے فیصلے اس کے بارے میں موجود ہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور امام احمد حنبل اور دیگر بے شمار اہل علم کا اس پر اتفاق ہے۔ اس کفو کی عظمت کو بت سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ دین کو بے دینی قرار دے کر اپنے محقق ہونے کا نقارہ بجا رہے ہیں۔

ہم مولانا سعیدی کی بات بر تقدیر تسلیم کہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا تھا، گزارش کرتے ہیں

کہ جب اس نکاح کے ہونے سے کفو کی بڑائی کے بت ٹوٹے تو اس کی ناکامی پر کفو کی بڑائی کے بت کا کیا ہوا؟ تو کیا وہ پھر درست ہو گیا۔ چلیں بر تقدیر تسلیم وہ ٹوٹا ہی رہا تو اب اسے ریزہ ریزہ کرنے کے لئے حضرت زینب کا نکاح بنو باہلہ کے کسی غلام سے ہونا چاہئے تھا تاکہ انسانیت کا پرچم مزید بلند ہوتا' لیکن ایسا نہ ہوا' بلکہ وہ روئے زمین کی بہترین شخصیت کی زوجہ ہو کر "ام المؤمنین" کے لقب سے مشرف ہوئیں۔ اب اس "کفو کی بڑائی کے بت" کا کیا ہوا۔ خیر اس بات کو چھوڑیئے مگر :

"کفو کی بڑائی کے بتوں کے توڑنے کی ابتدا اپنے خاندان سے کی۔"

لکھنے والے مولانا غلام رسول سعیدی نے اسی کتاب میں اور اسی بحث میں یہ بھی لکھا ہے :

> تاہم انسب اور اولیٰ یہی ہے کہ نکاح میں کفو کا اعتبار کیا جائے تاکہ خاندان کے اتحاد اور مخصوص عادات' ماحول اور مزاج کی یکسانیت کی وجہ سے زوجیت میں رفاقت رہے۔(۱)

بت شکنی کے بعد بت گری انسب واولیٰ کے مقام رفیع تک جا پہنچی۔ ہم تو کچھ نہیں کہتے مگر۔

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

مصادر و مراجع

۱	تفسیر خازن	شیخ علی خازن	دار العربیۃ الکبریٰ مصر
۲	تفسیر کشاف	شیخ جار اللہ زمخشری	بیروت' لبنان
۳	تفسیر کبیر	امام فخر الدین رازی	تہران' ایران
۴	تفسیر البحر المحیط	شیخ ابو حیان اندلسی	دار الفکر' بیروت' ۱۴۰۳ھ
۵	تفسیر الجامع لاحکام القرآن	شیخ ابو عبد اللہ قرطبی	ناصر خسرو' تہران
۶	تفسیر روح المعانی	شیخ محمود آلوسی	مکتبہ رشیدیہ' لاہور
۷	غرر التبیان	شیخ بدر الدین ابن جماعہ	دار قتیبہ' بیروت
۸	سنن الکبریٰ	حضرت ابو بکر احمد البیہقی	دائرۃ المعارف حیدر آباد' ہند
۹	معرفۃ علوم الحدیث	امام ابو عبد اللہ الحاکم	دار الکتب مصریہ قاہرہ
۱۰	شرح صحیح مسلم	مولانا غلام رسول سعیدی	فرید بک اسٹال' لاہور

۱۔ شرح مسلم شریف' ج ۳' ص ۹۸۰۔

۱۱	سیرت ابن ہشام	شیخ ابن ہشام	القاہرہ، مصر
۱۲	السیرۃ النبویہ	شیخ اسمٰعیل بن کثیر	القاہرہ، مصر ۱۳۸۴ھ
۱۳	السیر الحلبیہ	شیخ علی حلبی	مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۴۹ھ
۱۴	اسد الغابہ	شیخ ابو الحسن الجزری	مکتبہ اسلامیہ تہران، ایران
۱۵	الاستیعاب	شیخ ابو عمر یوسف القرطبی	تہران، ایران
۱۶	الطبقات الکبریٰ	حضرت محمد بن سعد کاتب	لندن، برطانیہ ۱۳۲۲ھ
۱۷	تقریب التہذیب	امام ابن حجر عسقلانی	نشر کتب الاسلامیہ، لاہور
۱۸	تہذیب الاسماء واللغات	امام نووی	القاہرہ، مصر
۱۹	الاعمال	شیخ شمس الدین شافعی	دراسات الاسلامیہ
۲۰	نبراس	شیخ عبد العزیز پرہاروی	شاہ عبد الحق اکیڈمی، بندیال سرگودھا
۲۱	فتح القدیر	امام ابن الہمام	مکتبہ نوریہ، سکھر
۲۲	کفایہ علی الہدایہ	شیخ جلال الدین خوارزمی	مکتبہ نوریہ، سکھر
۲۳	فتح باب العنایہ	ملا علی القاری المکی	ایم ایم سعید کمپنی، کراچی
۲۴	شرح کنز الدقائق	شیخ معین الدین ہروی	ایم ایم سعید کمپنی، کراچی
۲۵	رد المحتار	امام ابن عابدین شامی	مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
۲۶	حاشیہ در مختار	سید احمد طحطاوی	مکتبہ ازہر، مصر
۲۷	الکامل	امام ابو العباس المبرد	المعارف، بیروت
۲۸	لسان العرب	شیخ ابن منظور مصری	قم، ایران ۱۴۰۵ھ
۲۹	الانساب	شیخ عبد الکریم سمعانی	دار الجنان، بیروت لبنان
۳۰	انساب الاشراف	شیخ احمد البلاذری	دار المعارف، مصر
۳۱	المعارف	شیخ ابن قتیبہ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
۳۲	نہایۃ الارب فی معرفۃ انساب العرب	شیخ ابو العباس قلقشندی	مطبع نجاح بغداد، ۱۳۷۸ھ
۳۳	جمہرۃ انساب العرب	امام ابن حزم اندلسی	دار المعارف، مصر۔
۳۴	نسب عدنان وقحطان	ابو العباس المبرّد	لجنۃ التالیف، علیگڑھ ہند ۱۳۵۴ھ
۳۵	کتاب الطبقات	شیخ ابو عمرو العصفری	جامعہ بغداد عراق، ۱۳۸۷ھ
۳۶	سبائک الذہب	شیخ محمد امین السویدی	مطبع محمدی بمبئی، ہند۔